یا اللہ

یا رسول اللہ

مَن غَیظًا اَے عَدُوِّ عبدُ القادرؓ (فاضل بریلویؒ)

کتابِ لاجواب

مُسمّٰی بہ

لطمة الغیب علٰے ازالة الرّیب

دربیانِ ایں کہ

کعب بن اشرف قرُظی سے
مولوی اشرف سیالوی تقریظی چار قدم آگے ہیں

از رشحاتِ قلم، فاضلِ حقیقت رقم، شہریارِ اقلیمِ قرطاس وقلم

علّامہ پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ گولڑوی

ناشر: مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف E-11 اسلام آباد پاکستان

یا اللہ
یا رسول اللہ ﷺ

مُت غیظًا اے عدوِّ عبدُ القادر (فاضل بریلوی)

کتابِ لاجواب
مُسمّٰی بہ

لطمة الغيب
علٰی
ازالة الرّيب

در بیانِ ایں کہ

کعب بن اشرف قُرظی سے
مولوی اشرف سیالوی تقریظی چار قدم آگے ہیں

از رشحاتِ قلم، فاضلِ حقیقت رقم، شہریارِ اقلیمِ قرطاس و قلم

علّامہ پیر سیّد نصیر الدّین نصیؔر گولڑوی

ناشر: مہریہ نصیریہ پبلشرز، گولڑہ شریف E-11، اسلام آباد، پاکستان

نامِ کتاب : لطمة الغیب علیٰ ازالة الرّیب

نامِ مصنف : پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ (سجادہ نشین)

آستانۂ عالیہ غوثیہ مہریہ، گولڑہ شریف

اسلام آباد ' پاکستان

کمپوزنگ و تزئین : شاہد اقبال ' کھوڑ۔ نصیر احمد ' اسلام پورہ جبر

نگرانیِ طباعت : محمد ریاض قریشی۔ حاجی عبدالقیوم گولڑوی

ناشر : مہریہ نصیریہ پبلشرز، گولڑہ شریف' E-11 اسلام آباد

بار : دوم

سنِ طباعت : صفر المظفر ۱۴۲۴ھ ' مطابق اپریل 2003ء

ISBN 969-8537-11-2

ملنے کا پتہ

مکتبۂ مہریہ نصیریہ ' درگاہِ غوثیہ مہریہ ' گولڑہ شریف

E-11 اسلام آباد، پاکستان فون 051-2292814

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
119	دوسری بات	77-
121	نکتہ	78-
122	مشتری ہشیار باش!	79-
123	توجہ سے پڑھیئے	80-
127	تفسیرِ روح المعانی سے وضاحت	81-
129	نتیجۂ بحث	82-
131	فاضل بریلویؒ کا طویل ملفوظ مع عرضِ سائل	83-
133	فاضل بریلویؒ کے ملفوظ سے کیا ثابت ہوا؟	84-
134	کیا سیالوی صاحب' حضرت غوثِ پاکؒ کے عقیدت مند ہیں؟ انتسابِ کتاب میں سیالوی صاحب کی چابک دستی	85-
135	پیرانِ پیرؒ کی فاسق جہنمی کے ساتھ مثال (نعوذ باللہ منہ)	86-
139	یہاں چند باتیں قابلِ غور بھی ہیں اور قابلِ افسوس بھی	87-
142	گستاخ غوثِ پاکؒ کو چیلنج	88-
143	تقریظ کسے کہتے ہیں	89-
145	لفظِ تقریظ کی لغوی تحقیق	90-
147	لفظِ تقریظ کا اصطلاحی مفہوم	91-
150	گستاخیِ غوثِ پاکؒ اور مولوی بصیرپوری C/O سیالوی صاحب	92-
151	گستاخی نمبر 2	93-
153	گستاخی نمبر 3' گستاخی نمبر 4	94-
156	گستاخی نمبر 5' تبصرہ	95-

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

حضرت پیرانِ پیرؒ ایسا محسنِ اسلام' بطلِ جلیل' جس پر فقط اہلِ اسلام ہی کو نہیں' بلکہ خود اِسلام کو بھی ناز ہے' کے خلاف دورِ حاضر کے دو مولویوں نے ایسی ہرزہ سرائیاں کیں' ایسی گندی زبان استعمال کی اور ایسا اندازِ بیان اختیار کیا' جو نہ صرف کسی مُسلمان سے غیر متوقع ومحال ہے' بلکہ غیر مُسلم بھی اُنہیں دیکھ کر بقولِ اقبالؒ ورطۂ حیرت میں پڑ جائیں۔ ع

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اِن دو حضرات میں ایک مولوی احمد بصیر پوری صاحب اور دوسرے مولوی اشرف سیالوی صاحب ہیں' اوّل الذکر نے باقاعدہ کتاب لکھی' جس کا نام ''حکایتِ قدمِ غوث کا تحقیقی جائزہ'' رکھا' ثانی الذکر سیالوی صاحب نے اُس پر تقریظ لکھی اور اُس کتاب کے مندرجات سے مکمّل اتفاق کیا۔ ہم اُس کتاب اور موصوف کی تقریظ میں سے پیرانِ پیرؒ کی ذات کے متعلّق روا رکھی گئی گستاخیوں کے مفہوم کی ایک اجمالی فہرست آپ کے سامنے صفحہ وار رکھتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں۔

سیالوی صاحب کے قلم سے ظہور پذیر ہونے والی گُستاخیاں

1: شیخ عبدالقادر الجیلانی نے اپنے ہم عصر اور ہم مرتبہ ومنصب لوگوں پر برتری اور فضیلت ظاہر کی' بلکہ اپنے سے بلند مرتبہ لوگوں پر بھی دعویٔ برتری کیا' جبکہ یہ سُوءِ ادب یعنی طریقت کی دُنیا میں بے ادبی ہے۔ (حکایتِ قدمِ غوث ص 41)

2: شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اُن حضرات میں سے تھے' جنہوں نے اولیاء اور انبیاء پر اپنے حال کے مطابق حق کی صورت میں شطح سے کام لیا' پس وہ محفوظ اور معصوم زبان والے نہ تھے۔ (حکایتِ قدمِ غوث ص 42)

حضرت پیرانِ پیرؒ ایسا محسنِ اسلام، بطلِ جلیل، جس پر فقط اہلِ اسلام ہی کو نہیں، بلکہ خود اِسلام کو بھی ناز ہے، کے خلاف دورِ حاضر کے دو مولویوں نے ایسی ہرزہ سرائیاں کیں، ایسی گندی زبان استعمال کی اور ایسا اندازِ بیان اختیار کیا، جو نہ صرف کسی مُسلمان سے غیر متوقع ومحال ہے، بلکہ غیر مُسلم بھی اُنہیں دیکھ کر بقولِ اقبالؒ ورطۂ حیرت میں پڑ جائیں۔ ع

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اِن دو حضرات میں ایک مولوی احمد بصیر پوری صاحب اور دوسرے مولوی اشرف سیالوی صاحب ہیں، اوّل الذکر نے باقاعدہ کتاب لکھی، جس کا نام ''حکایتِ قدمِ غوث کا تحقیقی جائزہ'' رکھا، ثانی الذکر سیالوی صاحب نے اُس پر تقریظ لکھی اور اُس کتاب کے مندرجات سے مکمل اتفاق کیا۔ ہم اُس کتاب اور موصوف کی تقریظ میں سے پیرانِ پیرؒ کی ذات کے متعلق روا رکھی گئی گستاخیوں کے مفہوم کی ایک اجمالی فہرست آپ کے سامنے صفحہ وار رکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

سیالوی صاحب کے قلم سے ظہور پذیر ہونے والی گُستاخیاں

1: شیخ عبدالقادر الجیلانی نے اپنے ہم عصر اور ہم مرتبہ ومنصب لوگوں پر برتری اور فضیلت ظاہر کی، بلکہ اپنے سے بلند مرتبہ لوگوں پر بھی دعویٔ برتری کیا، جبکہ یہ سُوءِ ادب یعنی طریقت کی دُنیا میں بے ادبی ہے۔ (حکایتِ قدمِ غوث ص 41)

2: شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اُن حضرات میں سے تھے، جنہوں نے اولیاء اور انبیاء پر اپنے حال کے مطابق حق کی صورت میں شطح سے کام لیا، پس وہ محفوظ اور معصوم زبان والے نہ تھے۔ (حکایتِ قدمِ غوث ص 42)

3: صاحبِ فتوحات نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے مُرید اور شاگرد کو بھی اُن پر فضیلت دے ڈالی۔ (کتابِ مذکور ص 42)

4: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے دعوٰی کی مثال ایسے ہے' جیسے آخری آخری شخص دوزخ سے چھٹکارا حاصل کر کے اللہ کے فضل سے مشرّف ہو کر پکارنے لگے گا کہ جو مرتبہ مجھے ملا کسی کو نہ مل سکا' حالانکہ حقیقت میں اُس کا مرتبہ سب سے کم ترین ہوگا۔ (کتابِ مذکور ص 44)

5: فتوح الغیب اگرچہ حضرت غوثِ پاک کے خطبات کا مجموعہ ہے' مگر اس میں کچھ باتیں ایسی ہیں' جنہیں کلام باطل نظام کہتے ہیں۔ (ازالۃ الرّیب ص 70)

6: حضورِ اکرم ﷺ غارِ حرا میں جبرئیل کے وحی لانے سے پہلے نہ نبی تھے اور نہ ہی رسول تھے۔ (حکایتِ قدمِ غوث ص 291)

بصیر پوری صاحب کے قلم سے صادر ہونے والی گستاخیاں

1: حضرت غوثِ پاکؒ نے اپنے مرتبے کا اظہار کیا' جبکہ دوسرے بزرگ خاموش رہے۔ اظہار کرنے والوں سے خاموش رہنے والے افضل ہوتے ہیں۔

(حکایتِ قدمِ غوث ص 53)

2: صاحبِ سکوت' صاحبِ کلام سے افضل ہوتا ہے۔ شیخ عبدالقادر صاحبِ کلام تھے۔

(کتابِ مذکور ص 58)

3: حقیقت یہ ہے کہ بڑے بڑے متقی اور پرہیزگار بننے والے قادری حضرات (صدیوں سے آنے والے اولیاء) بھی اس موضوع پر رطب و یابس (کمزور اور جھوٹی

باتیں کرنے) سے گریز نہیں کرتے۔ (کتابِ مذکور ص60)

4: موت سے کچھ دیر پہلے شیخ عبدالقادر اپنے دعووں کی وجہ سے شرمندہ ہو کر توبہ کرنے لگے۔ (کتابِ مذکور ص62)

5: آپ نے قدمی ھذہ 'اللہ کے حکم سے نہیں فرمایا (نفس کی خواہش کے پیچھے چلے) (کتابِ مذکور ص62)

6: حضرت غوثِ پاک آخر عُمر تک نشے اور فخر و ناز میں پھنسے رہے' موت سے کچھ دیر پہلے آپ کی اِس حالت سے خلاصی ہوئی۔ (کتابِ مذکور ص62)

7: آپؒ نے نفس کی خواہش پر عمل کیا' اِسی لئے شرمندگی ہوئی۔ (کتابِ مذکور ص63)

8: آپ کا یہ دعوٰی نفس کی چوری کی ہوئی بات تھی' مگر آپ سمجھ نہ سکے۔ (ص64)

9: غوثِ پاک خود پسندی کا شکار رہے۔ (ص64)

10: غوثِ پاک کا فرمان اپنی تعریف آپ کرنے (عُجب) کے مترادف ہے۔ (ص65)

11: شیخ عبدالقادر سکر والے ہیں اور ایسے لوگ انبیائے کرام کے برخلاف ہیں۔ (ص67)

12: شیخ عبدالقادر کامل ولی نہیں تھے' کیونکہ جو کامل ہوتے ہیں' وہ راز ظاہر نہیں کرتے آپ نے راز ظاہر کر دیا۔ (ص68)

13: حضرت بایزید بسطامی نے آخری عمر میں فرمایا کہ میں اب تک یہودی تھا۔ (ص69)

14: جو شخص حضرت شیخ جیلانی کے سکر (نشے) کا انکار کرے' وہ جھوٹا اور جھٹلانے والا ہے۔(ص 71)

15: متعصب قادری (کئی سو سال کے بزرگانِ دین خصوصاً حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مولٰنا احمد رضا خان بریلویؒ) حضرت شیخ کے سکر کا انکار کرتے ہیں۔(ص 76)

16: حضرت شیخ شطح سے کام لینے والے تھے' حالانکہ یہ بے ادبی ہے۔(ص 78)

17: حضرت شیخ ادلال میں پھنسے رہے' نہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے قُربِ خاص کا پتہ تھا اور نہ اُن میں اس کی اہلیّت تھی۔(ص 79)

18: حضرت شیخ اولیاء کے علاوہ انبیاء پر بھی اظہارِ شطح (انبیاء کی بے ادبی) کرتے رہے۔ (ص 79)

19: ہر مُدِل بقدرِ ادلال خود معرفت باللہ میں ناقص ہوتا ہے (گویا غوثِ پاک نے بہت زیادہ ادلال کیا لہٰذا وہ اللہ کی معرفت میں بالکل ناقص تھے)۔(کتابِ مذکور ص 81)

20: حضرت شیخ کو اعلیٰ مقام وفات کے وقت ہی نصیب ہوا۔
(حکایتِ قدمِ غوث ص 81)

21. صاحب ادلال اپنے بہت سے سانس ضائع کر دیتا ہے' حضرت شیخ صاحب ادلال تھے۔(ص 84)

22: شیخ عبدالقادر تامدّتِ حیات صاحب حال رہے' صاحب مقام نہ تھے۔(ص 85)

23: عراق والے بزرگوں پر مکر غالب ہوتا ہے اور مکر یہ ہے کہ احکامِ خداوندی کی خلاف ورزی کے باوجود اُن پر نعمتیں جاری رہیں۔(ص 86)

24: جو شطح کرتا ہے وہ اللہ کی معرفت سے بھی جاہل اور اپنی ذات سے بھی جاہل ہوتا ہے (معاذ اللہ شیخ عبد القادر بھی شطح کرتے رہے لہٰذا وہ بھی جاہل ہوئے)۔(ص87,86)

25: شیخ ابو السعود (پیرانِ پیر کے مُرید) کو جو مقامِ رفیع عطا ہوا' اُس کے مقابلے میں شیخ جیلانی کا مقام ناقص ہے۔(ص93)

26: تمام مقامات سے اعلیٰ مقام عبودیّتِ محضہ ہے (جو حضرت شیخ کو صرف موت سے تھوڑے دِن پہلے نصیب ہوا)۔(ص94)

27: اپنے آپ کی پاکیزگی بیان نہ کرو اللہ جانتا ہے جو جتنا پرہیزگار ہے (حضرت شیخ کو بصیر پوری کی تنبیہ)۔(ص106)

28: حضرت شیخ مقامِ ادلال میں رُکے رہے۔(ص113)

29: ایک بزرگ نے کہا: اللہ کی قسم میں عبد القادر کے حال کو خوب جانتا ہوں' وہ اپنے اہل کے ساتھ کیسا تھا اور وہ اب اپنی قبر میں کیسے ہے۔(ص114)

30: حضرت شیخ کا کلام "قدمی ھذہٖ" ایسا ہے' جس سے خود بینی ظاہر ہوتی ہے (جو فقر میں قابلِ گرفت ہے)۔(ص117)

31: متعصب غالیو! بتاؤ کہاں ہے تمہارا عرفِ قبیح وشنیع' جس نے صحابہ کرام وائمہء عظام کو اسم ولی سے محروم کر دیا (یہ عُرف کی بات کرنے والے متعصب اور غالی پیر مہر علی شاہ گولڑوی ہیں معاذ اللہ)۔(ص133)

32: صحابہؓ کی روش کی پیروی ضروری ہے' اُنہوں نے نہ تو دعوے کیے اور نہ کرامتیں ظاہر کیں' اسی طریقہ میں سلامتی ہے' باقی اس سے ہٹ کر دوسرے طریقوں میں سلامتی نہیں

بہت خطرہ ہے (جبکہ شیخ عبدالقادر نے معاذ اللہ دعوے کر کے اور کرامتیں ظاہر کر کے صحابہ والا محفوظ اور سالم طریقہ چھوڑ دیا)۔ (ص140)

33: حضرت مجدد الفِ ثانی" کا وہ مکتوب جس میں حضرت غوثِ پاک کا مرتبہ بیان کیا گیا ہے، وہ جعلی، خود ساختہ اور مسترد کیا ہوا ہے۔ (ص150,149)

34: یا تو سارے قطبوں کو اصلی قطب مان لو، یا پھر حضرت غوث پاک بھی اصلی قطب نہ رہیں گے، صاحبِ فتوحات نے ایسی بات کہہ دی، جس سے سارے قادریوں کو نقصان اٹھانا پڑا ع جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے (ص178)

35: شیخ عبدالقادر صاحبِ حالِ صدق تھے، صاحبِ مقامِ صدق نہ تھے۔ (ص185)

36: حضرت شیخ صاحبِ حال تھے اور صاحبِ حال مغلوب العقل ہوتا ہے، جو مجنون کی طرح ہے، اُن سے قلم اُٹھالیا جاتا ہے۔ نہ اُن کے گناہ لکھے جاتے ہیں، نہ نیکیاں (چلو جان ہی چھوٹ گئی)۔ (ص185)

37: ایک بزرگ نے فرمایا "شیخ عبدالقادر مرتبہ میں مجھ سے پیچھے ہیں"۔ (ص201)

38: سلسلہ چشتیہ میں محبوب سبحانی کی طرح کے بے شمار محبوب ہیں۔ (ص202)

39: حضرت شیخ کا یہ قول بچگانہ ہے، ہمارے سامنے کوئی قادری دم نہیں مار سکتا۔ (ص203)

40: غوثِ پاک کے قدم کی فضیلت ہر زمانے میں ماننے والے جاہل اور متعصب ہیں (ص204)

41: اس قول کا صرف صدق ثابت ہوا، حق ہونا بھی ثابت نہ ہوا، چہ جائیکہ

حضرت شیخ قدس سرہٗ کا براہِ راست مامور ہونا ثابت ہوتا۔ (ص 233)

42: حضرت جیلانی پیالے پی کرمست ہو جاتے ہیں اور راز ظاہر کر دیتے ہیں' جبکہ ہمارے مشائخ دریا نوش کر کے بھی کچھ ظاہر نہیں کرتے۔ (ص 250)

43: غوث پاک کی کیفیت دریا کے شور والی ہے' جبکہ ہمارے مشائخِ چشت سمندر کی طرح خاموش ہیں۔

کہہ رہا ہے شورِ دریا سے سمندر کا سکوت
جس میں جتنا ظرف ہے اُتنا ہی وہ خاموش ہے (ص 251)

44: حیرت ہے جن غالی لوگوں (قادری بزرگوں) کے شیخ (پیرانِ پیرؒ) تمام عمر بوجہ سکر وفنا وعروج وحال وادلال وزہو وعموم دعاویِ طویلہ وعریضہ وشطحیاتِ کثیرہ کا بکثرت اظہار فرماتے رہے اور وہ ہمارے مشائخ کو جو تامدّتِ حیات مقامِ عبودیّتِ محضہ میں رہے اور کامل ترین اصحابِ صحو تھے' کم قرار دیتے ہیں' ایسے ہی موقع کے لئے کسی نے یہ شعر کہا تھا۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے (ص 251)

45: حضرت محبوبِ سبحانی قدس سرہٗ ساری زندگی صاحب سکر وحال وادلال ہی میں رہے اور عُمرِ شریف کے آخری چار دِن میں عبدیّت ونزول کی طرف کسی قدر رجوع نصیب ہوا مگر مقامِ عبدیّت ونزول تام نہ ہو سکا (ص 251)

46: اب دیکھنا یہ ہے کہ ایک ایسا شیخ جس کی ساری زندگی فخر وادلال اور سکر وحال میں

گزری ہے، اُس کی زندگی کے آخری ایام میں یک لخت تغیر وانقلاب کیوں واقع ہوگیا؟ اُس کی زندگی کے آخری ایام میں کس ایسی مقدس ہستی کا فیض ہوا کہ ساری زندگی کے ادلال وناز کو چھوڑ کر مقام عبدیت ونیاز کی طرف آگئے (ص278)

47: ابراھیم قندوزی مجذوب ایک رات غوثِ پاک کے ساتھ مسجد میں اکٹھے ہوئے ...... حضرت غوثِ پاک کے سرہانے ایک بڑا پتھر لے کر کھڑے ہوگئے اور کہا جی چاہتا ہے کہ سر کچل دوں، مگر تیری ماں ضعیف ہے، اُسے صدمہ ہوگا (ص279)

48: حضرت شیخ اپنی شان میں قصیدوں پر قصیدے لکھتے رہے اور ساری زندگی دعاویِ طویلہ وعریضہ وکثیرہ کا اظہار فرماتے رہے، مگر آپ بوجہ سکروحال معذور تھے (ص280)

49: اسے زیادہ سے زیادہ مباح کے درجہ میں شمار کرو گے، جبکہ متقین کا ورع وتقوٰی تو مباحات میں ہی ہوتا ہے (یعنی حضرت شیخ متقی بھی نہ ہوئے معاذ اللہ) (ص280)

50: حضرت پیرانِ پیرؒ تا مدتِ حیات صاحب مقام نہ ہو سکے، صاحب حال رہے اور صاحب حال پردے میں ہوتے ہیں، اُن کی آنکھوں سے پردے نہیں اُٹھ سکتے۔ (ص282)

51: حضرت شیخ سے کسی ایسی عجیب وغریب کرامت کا صدور نہیں ہو سکا، جس کا ظہور کسی اور سے نہ ہو سکا ہو (ص282, 283)

52: البتہ ہمارا جوابی دعوٰی بدستور باقی ہے، جسے کوئی غالی تا قیامت توڑ نہیں سکے گا، یعنی سب قادریوں کو سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوجانا چاہیے (ص311)

53: جس قادری کو بھی فیضِ غوثیہ ملے گا، بوساطتِ حضرت مجددالفِ ثانیؒ ہی ملے

گا۔(ص311)

54: سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی قدس سرّہٗ جیسے بزرگ موجود تھے، جن سے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی فیض حاصل کرتے رہے، روحانی مشکلات حل کرواتے رہے(ص312)

55: سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ معین الدین اجمیری قدس سرّہٗ جیسے مُرید موجود تھے، جو مقامِ ادلال و ناز میں پھنسے ہوئے لوگوں کو نکال کر مقامِ عبدیت و نیاز پر پہنچا دیتے (ص312)

56: ثابت ہوا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایک نقشبندی بزرگ نے غوثِ اعظم بنایا (ص315)

57: شیخ عبدالقادر جیلانی کی زندگی نے وفا نہ کی کہ آپ منصبِ ولایت کی تکمیل کر پاتے(ص316)

گستاخیوں کی اِس مجمل فہرست پر نگاہ ڈالنے سے آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ ہم نے اِن ہر دو مذکورہ مولوی صاحبان کے متعلق ناروا سختی کا مظاہرہ بالکل نہیں کیا، بلکہ ایسے موقع پر ان جیسے لوگوں سے سختی نہ برتنا بجائے خود ایک گناہ ہوتا ہے۔ بقول سعدیؒ شیرازی ؎

نکوئی بابداں کردن چنان است   کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اگر جواب آں غزل کے طور پر میری تحریر میں آپ کو کچھ سختی نظر آئے تو ذرا ان آیات پر بھی نگاہ ڈال لیجئے گا، جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے گستاخوں کو

ڈانٹتے ہوئے اُنہیں حرام زادہ تک قرار دے دیا اور پھر اسی تناظر میں مندرجہ ذیل حدیث شریف کے الفاظ بھی قابلِ غور ہیں کہ جب یہودِ بنُونضیر و بنوقُریظہ کی اسلام دُشمن پالیسیاں واضح طور پر سامنے آگئیں اور اُنہوں نے پیغمبرِ اسلام کے اہلِ بیتؓ عظام کے بارے غلط زبانی اپنا شیوہ بنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ غزوۂ خندق سے فراغت کے فوراً بعد ان سے بھی نمٹ لیں۔ چنانچہ آپؐ اُن کے قلعوں کے پاس تشریف لائے' ایک طرف اُس مجسّم شرافت و حیاء' رحمت و شفقت اور تہذیب و ادب کے نقطۂ کمال پر فائز شخصیت کو دیکھئے' جس کے فرقِ اقدس پر وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ کا منصوص تاج رکھا گیا اور دوسری طرف ان کلمات پر بھی ذرا غور فرمائیں۔ آپ نے یہودِ بنُوقریظہ کو مخاطب فرماتے ہوئے بآوازِ بلند فرمایا: یَااِخْوَةَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ کہ اے بندروں اور سُوروں کے بھائیو! جب یہودیوں نے آپ کی زبانِ اقدس سے خلافِ توقّع ایسے سخت کلمات سُنے تو حیرت زدہ ہوکر کہنے لگے یا أبا القاسم لم تكُ فحّاشاً ترجمہ: کہ اے ابوالقاسم ﷺ آپ اس سے پہلے تو ایسے غیر مہذب الفاظ بولنے والے نہ تھے۔ (ملاحظہ ہو''المستدرک للحاکم'' الجزء الثالث ص 37 مطبوعہ بیروت سنِ طباعت 1990)

اب غور فرمایئے کہ آخر وہ کیا کیفیت تھی' جس نے آپ جیسی سراپا حلم وحیا اور مجسّم مہر و وفا ذات کو ایسی گفتگو پر مجبور کر دیا تھا' لہٰذا اس معاملے میں میری طرف سے بھی معذرت قبول کیجئے۔

پاس موجود ہے' جسے میں لمحاتِ فرصت میں ترتیب دے کر منظرِ عام پر لاؤں گا اور دُنیائے تصوّف کی جن عظیم شخصیات کو جبراً گھسیٹ کر پیرانِ پیرؒ کے جرمِ گستاخی میں شریک کرنے کی جو ناپاک سازش کی گئی ہے' اُسے بے نقاب کروں گا۔ ع

مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

قارئینِ ذی قدر! مجھے اعتراف ہے کہ سیالوی صاحب کے کتابچے ''ازالۃ الرّیب'' کا جواب قدرے تاخیر سے منظرِ عام پر آرہا ہے' اِس کے متعدّد اسباب ہیں۔ جن میں سے پہلا اور اہم سبب تو میرا خانقاہی ماحول ہے۔ اندرون و بیرونِ مُلک سے آنے والوں کو ملاقات کا وقت دینا اور اُن کا مدّعا سُن کر دُعا کے ساتھ مناسبِ موقع کلمات سے اُنہیں مطمئن کرنا' دوسرا سبب میرے وہ سفر ہیں' جو مجھے ملک کے اندر اور باہر دینی اور تبلیغی سلسلے میں کرنا پڑتے ہیں' تیسرا سبب یہ بھی ہے کہ ایسے حسّاس موضوع پر قلم اُٹھانے سے پہلے موافق و مخالف تمام کتب کا کھنگالنا' مخالفین کے دلائل پر غور و فکر کے بعد کتاب و سنّت اور اسلاف کی کُتبِ معتبرہ سے ان کا جواب نکالنا ضروری ہوتا ہے' جو خاصا وقت اور محنت طلب کام ہے۔ ورنہ پھر کتاب کی وہی حالت بنتی ہے' جو سیالوی صاحب کی ''ازالۃ الرّیب'' کی بنی ہے۔ ایسے لگتا ہے اُنہوں نے یہ کتاب اُونگھتے' سوتے یا چلتے پھرتے لکھی ہے۔ جب کہ میں نے یہ کتاب بحمد اللہ بقائمی ہوش' بعالم بیداری اور پھر نگارِ علم کے جھرنوں میں باقاعدہ مؤدب بیٹھ کر تالیف کی ہے۔ اس کے باوجود میرا ہرگز یہ دعوٰی نہیں کہ میری یہ کاوش کتابی دُنیا میں ایک علمی اضافہ ثابت ہوگی' البتہ انصاف پسند حضرات اس میں بہت سے ایسے حقائق ضرور موجود پائیں گے' جنہیں عام طور پر دانستہ یا نادانستہ پردۂ خفا میں رکھا جاتا ہے۔ اگر مجھے صرف لکھنے پڑھنے کی ذمہ داری نبھانا ہوتی